ترجمة خطبة الجمعة بالمسجد النبوي الشريف

الخطيب: فضيلة الشيخ الدكتور عبد المحسن بن محمد القاسم حفظه الله

تاريخ الخطبة: ١٤٤٤/٧/٢٦هـ

اللغة: الأردية

اردو ترجمہ خطبۂ جمعہ مسجد نبوی شریف۔

خطیب: فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبد المحسن بن محمد القاسم حفظہ اللہ

بتاریخ: ۲۶/رجب/۱۴۴۴ھ

زبان: اُردو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا خطبہ:

بے شک تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہم اس کی حمد بجالاتے ہیں، اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے بخشش طلب کرتے ہیں، ہم اپنے نفس کی برائی اور اپنے برے اعمال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں، اور جسے وہ گمراہ کر دے، اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ بہت زیادہ درود و سلام نازل ہوں آپ ﷺ پر، آپ کی آل اور صحابہ کرام پر۔

حمد وصلاۃ کے بعد!

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور خلوت و سرگوشی ہر حال میں اُس کی نگرانی کا احساس اپنے دل میں قائم رکھو۔

مسلمانو!

اللہ عزوجل نے یومِ آخرت پر یقین کو ایمان کے ارکان میں سے ایک رکن قرار دیا ہے اور اپنی کتاب میں ایسے دلائل و براہین ذکر کیے ہیں جن سے یوم آخرت پر یقین کرنا ضروری ہو جاتا ہے، ان دلائل و براہین میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا کسی چیز کو عدم سے پہلی بار وجود بخشنے پر قادر ہونا، دنیا میں مُردوں کو زندہ کرنا، جانوروں کو پیدا کرنے کی قدرت رکھنا اور پانی برسا کر پیڑ پودوں کو نکالنا وغیرہ شامل ہیں۔ اور تمام انبیا کرام بالاتفاق اپنی قوموں کے سامنے یوم آخرت کا ذکر کیا کرتے تھے۔

نبی ﷺ کا طریقہ یہ تھا کہ وہ اپنے خطبوں میں گاہے بگاہے اپنے صحابہ کے سامنے آخرت کے دن کا تذکرہ اور اس کی تفصیلات اس طرح بیان کرتے تھے گویا کہ وہ اس دن کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں، ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: "نبی ﷺ کے خطبے اللہ کی نعمتوں اور اس کے اوصافِ کمال اور صفات حمیدہ پر حمد و ثنا، اسلام کے اصولوں کی تعلیم، جنت و جہنم اور یوم آخرت کا تذکرہ، تقوی الٰہی کا حکم، رب کی ناراضگی کی وجوہات اور رضامندی کے اسباب پر مشتمل ہوا کرتے تھے"۔

اللہ عزوجل نے کائنات کو انتہائی حسین و جمیل صورت میں پیدا کیا اور اس کو مخلوق کے لیے ہموار کیا تاکہ وہ دنیا میں اس کی عبادت کریں اور جب قیامت قائم ہوگی تو اللہ اس کائنات کے نشانات کو تہس نہس کر دے گا، اس کے نظام کو بدل دے گا، چنانچہ سورج کو لپیٹ دیا جائے گا اور اس کی روشنی ختم ہو جائے گی، چاند کو بے نور کر دیا جائے گا اور اس کی چمک جاتی رہے گی، سیارے ٹوٹ کر گر جائیں گے، ستارے

بکھر کر اپنی روشنی کھو دیں گے، سمندر میں طغیانی آجائے گی اور اس کا پانی گرم کر دیا جائے گا، پہاڑ دھنی ہوئی روئی کی طرح اڑیں گے، زمین کو کوٹ کوٹ کر ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا اور اسے پوری طرح ہلا دی جائے گی، پھر نہ اس میں کجی باقی رہے گی اور نہ کوئی نشیب و فراز، زمین کو رب العالمین اپنے ہاتھوں سے اٹھالے گا اور اپنے غلبے اور طاقت کا اظہار کرے گا، آسمان شق ہو جائے گا اور اس کا رنگ و روپ بگڑ جائے گا، اور اس کو رب العالمین اپنے دائیں سے لپیٹ لے گا۔

اللہ تعالی نے قیامت کے دن کو مختلف ناموں سے ذکر کیا ہے تاکہ لوگ اس سے عبرت حاصل کریں اور اس میں غور و فکر کریں۔ اس کے ناموں میں سے کچھ یہ ہیں: یوم الدین (بدلے کا دن)، یوم الفصل (فیصلے کا دن) یوم الحساب (حساب کا دن) یوم الحسرۃ (حسرت کا دن) یوم الجمع (سب کے جمع واکٹھا ہونے کا دن) یوم البعث (دوبارہ اٹھائے جانے کا دن)۔ جب اللہ تعالی قیامت قائم کرنے کا فیصلہ کرے گا تو اسرافیل کو حکم دے گا، پھر وہ صور میں پھونک مارے گا، جس سے بندوں کی روحیں اڑتے ہوئے آکر ان کے جسموں میں لوٹ آئیں گی۔ ارشاد باری تعالی ہے: {وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلَى رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ} "اور صور میں پھونکا جائے گا تو اچانک وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف تیزی سے دوڑ رہے ہوں گے۔" (یس:۵۱)۔ مخلوقات کے جسم سڑ گل جانے کے بعد اسی طرح تیار ہوں گے جس طرح پودا اگتا ہے۔ جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالی آسمان سے بارش برسائے گا جس سے لوگ اسی طرح جی اٹھیں گے جس طرح دانے بوئے جانے کے بعد اگتے ہیں۔ انسان کے جسم کا ہر حصہ سڑ جائے گا سوائے ایک ہڈی کے۔ اور وہ ہے پیٹھ کے نچلے حصے کی ہڈی۔ اسی سے قیامت کے دن مخلوق کو دوبارہ بنایا جائے گا"۔ (بخاری و مسلم)۔

اللہ تعالی بندوں کے جسم، بال اور چمڑے کو دوبارہ اسی طرح پیدا کرے گا جس طرح سب کچھ اس دنیا میں تھا۔ ارشاد باری تعالی ہے: {كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ} "جس طرح ہم نے پہلی پیدائش کی ابتدا کی (اسی طرح) ہم اسے لوٹائیں گے۔" (الانبیاء:۱۰۴)۔ لوگ اپنی اپنی قبروں سے خوف زدہ ہو کر نکلیں گے۔ سب سے پہلے ہمارے نبی ﷺ اپنی قبر سے نکلیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں قیامت کے دن بنی آدم کا سردار ہوں گا اور سب سے پہلے میری ہی قبر پھٹے گی۔" (مسلم)۔ اس دن لوگ ننگے پیر اور ننگے بدن ہوں گے۔ فرمان نبوی ہے: "مخلوق میں سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا۔" (بخاری و مسلم)۔

جن وانس اور چوپائے ساری مخلوقات کو ایک سرخی مائل سفید زمین پر اکٹھا کیا جائے گا، جہاں کسی کی کوئی نشانی نہیں ہو گی۔ رب دو جہاں اس زمین کو چمڑے کی طرح پھیلا دے گا اور وہ زمین آج کی معروف زمین کی طرح نہیں ہو گی۔ ارشاد باری تعالی ہے: {يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ} "جس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی (بدل دیئے جائیں گے)۔" (ابراہیم:۴۸)۔

اس دنیا میں آدمی کا خاتمہ خیر یا شر جس پر ہو گا، اسے اسی پر قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "ہر انسان کو اسی پر دوبارہ اٹھایا جائے گا جس پر اس کی موت ہوئی ہے۔" (مسلم)۔ بعض لوگوں کو ان کے اپنے عمل کی صورت میں اٹھایا جائے گا جس پر وہ اس دنیا میں قائم تھے اور جس کی سزا، یا ثواب انھیں اسی دنیا میں مل گیا تھا۔ کچھ اہل ایمان ایسے ہوں گے جنھیں اللہ تعالی اپنے سائے میں جگہ دے گا اور اس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہو گا۔ جبکہ کافر ذلت ور سوائی اور خوف و دہشت میں ہوں گے۔ ارشاد باری تعالی ہے: {يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَى نُصُبٍ يُوفِضُونَ * خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ} "جس دن وہ اپنی قبروں سے نکل کر اسی طرح دوڑے جا رہے ہوں گے جیسے اپنے بتوں (کے استھانوں) کی طرف دوڑ رہے ہوں ☆ ان کی نگاہیں جھکی ہوں گی، ذلت ان پر چھا رہی ہو گی۔" (المعارج:۴۳-۴۴)۔

یہ وہ دن ہو گا جس دن مخلوقات کی نگاہیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی اور دل حلق کو آجائیں گے۔ ارشاد باری تعالی ہے: {قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ * أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ} "کئی دل اس دن خوف سے کانپ رہے ہوں گے ☆ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔" (النازعات:۸-۹)۔ سورج ان سے اتنا قریب آجائے گا کہ اس کی حرارت و گرمی سے پریشان ہوں گے اور اپنے اپنے اعمال کے بقدر پسینے میں شرابور ہوں گے، جس سے ان کی پریشانیاں مزید بڑھ جائیں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن لوگ پسینے میں شرابور ہو جائیں گے اور حالت یہ ہو جائے گی کہ ان کا پسینہ زمین پر ستر ہاتھ تک پھیل جائے گا اور منہ تک پہنچ کر کانوں کو چھونے لگے گا۔" (بخاری و مسلم)۔ دوسری حدیث میں ہے: "اور لوگوں کو ناقابل برداشت غم اور پریشانی لاحق ہو گی۔" (بخاری و مسلم)۔

جب لوگ دیر تک کھڑے کھڑے تھک جائیں گے اور اب مزید کھڑا رہنا ناقابل برداشت ہو گا تو وہ کسی ایسے شخص کو طلب کریں گے جو رب دو جہاں کے پاس ان کی سفارش کرے تاکہ اللہ ان کے پاس آئے اور ان کے درمیان فیصلہ کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "لوگ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے: کیا دیکھتے نہیں تم کس حالت میں ہو؟ کیا دیکھتے نہیں تم پر کیسی مصیبت آپڑی ہے؟ کیا تم کوئی ایسا شخص تلاش نہیں کرتے جو اللہ کے ہاں تمہاری سفارش کر دے۔" (بخاری و مسلم)۔ تو لوگ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ وہ اپنے رب کے پاس سفارش کریں تو وہ عذر پیش کریں گے اور کہیں گے: "میرا رب آج اتنے غصے میں ہے جتنے غصے میں اس سے پہلے کبھی نہیں آیا اور نہ اس کے بعد کبھی آئے گا۔" پھر لوگ نوح، ابراہیم، موسی اور عیسی علیہم السلام کے پاس آئیں گے، لیکن سب عذر پیش کریں گے اور آدم علیہ السلام کی طرح جواب دیں گے۔ پھر ہمارے نبی محمد ﷺ کے پاس آئیں گے تو آپ ﷺ فرمائیں گے: "ہاں مجھے منظور ہے۔ آپ فرماتے ہیں: "تو میں چل پڑوں گا اور عرش کے نیچے آؤں گا اور اپنے رب کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا، پھر اللہ تعالی مجھ پر اپنی ایسی تعریفوں اور اپنی ایسی بہترین ثنا (کے دروازے) کھول دے گا اور انہیں میرے دل میں ڈالے گا جو مجھ سے پہلے

کسی کے لیے نہیں کھولے گئے ہوں گے، پھر (اللہ) فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھائیں، مانگیں، آپ کو ملے گا، سفارش کریں، آپ کی سفارش قبول ہو گی۔ تو میں سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا "اے میرے رب! میری امت! میری امت! "۔

اس کے بعد رب دو جہاں اپنے جلال و عظمت کے ساتھ آئے گا اور بندوں کے درمیان فیصلے فرمائے گا، اس وقت تمام مخلوق اللہ کے سامنے ایک ہی صف میں پیش ہو گی۔ ارشاد باری تعالی ہے: {وَعُرِضُوا عَلَى رَبِّكَ صَفًّا} "اور سب کے سب تیرے رب کے سامنے صف بستہ حاضر کیے جائیں گے۔" (الکہف:۴۸)۔ اللہ تعالی ان سے ہم کلام ہو گا، ان کے سامنے ان کے اعمال و کرتوت بیان فرمائے گا، انھیں ان کے گناہوں کا اقرار کروائے گا۔ رسولوں کو ان کی اپنی اپنی امتوں پر گواہ بنا کے لایا جائے گا۔ فرشتوں میں سے بھی کچھ گواہ بنیں گے۔ زمین بھی ان تمام چیزوں کی گواہی دے گی جو اس پر انجام دی گئی ہوں گی اور اعضا و جوارح بھی اپنے اعمال کی گواہی دیں گے۔

وہ تمام صحیفے اور رجسٹر پھیلا دیے جائیں گے جو لکھنے والے فرشتوں کے ہاتھوں میں ہوا کرتے تھے۔ اس دن ہر چھپی ہوئی چیز ظاہر ہو جائے گی۔ ارشاد باری تعالی ہے: {يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ} "اس دن تم (اللہ کے حضور) پیش کیے جاؤ گے (اور) تمہارا کوئی راز چھپا نہ رہ جائے گا۔" (الحاقۃ:۱۸)۔ بندہ کوئی کام کرتا ہے اور بھول جاتا ہے، لیکن اللہ اسے نہیں بھولتا بلکہ اسے گن کے رکھتا ہے۔ بروز قیامت اسے بندے کے سامنے ظاہر کرے گا اور وہ اس کا انکار نہیں کر پائے گا۔ ارشاد باری تعالی ہے: {أَحْصَاهُ اللَّهُ وَنَسُوهُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ} "اللہ کو وہ سب (کام) یاد ہیں اور یہ ان کو بھول گئے ہیں اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔" (المجادلۃ:۱۸)۔

اللہ سبحانہ وتعالی سب سے تیز حساب لینے والا ہو گا، وہ اپنی مشیت و قدرت سے ایک ہی وقت میں تمام مخلوق کا حساب لے لے گا۔ حساب کے وقت سب سے پہلے بندے سے توحید اور اتباع رسول کے بارے میں پوچھا جائے گا پھر نماز کے بارے میں۔ اگر نماز درست رہی تو سارے اعمال درست رہیں گے اور نماز درست نہ رہی تو وہ خائب و خاسر ہو گا۔ قیامت کے دن کسی شخص کے قدم اس وقت تک اپنی جگہ سے نہ ہٹیں گے جب تک کہ اس سے چار چیزوں کے بارے پوچھ نہ لیا جائے: "اس کی عمر کے بارے میں کہ اس نے اسے کن چیزوں میں ختم کیا؟ اس کے علم کے بارے میں کہ اس نے اسے کن چیزوں میں خرچ کیا؟ اس کے مال کے بارے میں کہ اس نے اسے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اور اس کے جسم کے بارے میں کہ اسے کن چیزوں میں کھپایا؟" (ترمذی)۔ ہر ایک نعمت میں اللہ کا بندے پر یہ حق ہے کہ وہ اس کے بارے میں سوال کرے۔ ارشاد باری تعالی ہے: {ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ} "پھر اس دن ضرور تم سے نعمتوں کے بارے میں باز پرس ہو گی۔" (التکاثر:۸)۔

حساب کے وقت لوگ دو طرح کے ہوں گے: ایک خوش نصیبوں کا گروہ ہو گا جو اپنا نامہ اعمال اپنے دائیں ہاتھ میں تھامے گا، اللہ تعالی اس سے نہایت آسان حساب لے گا، وہ قیامت کے میدان میں اپنے اہل و عیال اور دوستوں کے پاس خوشی خوشی واپس آئے گا۔ ارشاد باری تعالی ہے: {فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ * فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا * وَيَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِهِ مَسْرُورًا} "تو (اسوقت) جس

شخص کے داہنے ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا☆اس کا حساب تو بڑی آسانی سے لیا جائے گا☆ اور وہ اپنے اہل کی طرف ہنسی خوشی لوٹ آئے گا۔" (الانشقاق:۷-۹)۔ دوسرا بدبختوں کا گروہ ہوگا جسے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں، یا پیچھے سے دیا جائے گا تو وہ گھبراتے ہوئے کہے گا:{يالَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ} "کاش! مجھے میرا اعمال نامہ دیا ہی نہ جاتا۔" (الحاقۃ:۲۵)۔ اللہ تعالی اس کا سخت حساب لے گا، اس کے عمل کا ذرہ ذرہ گنے گا اور ہر چھوٹی بڑی چیز میں مواخذہ کرے گا۔ ارشاد باری تعالی ہے:{وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا (١١) وَيَصْلَى سَعِيرًا} "ہاں جس شخص کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ پیچھے سے دیا جائے گا☆تو وہ ہلاکت کو پکارے گا☆ اور بھڑکتی ہوئی آگ میں جا پڑے گا☆" (الانشقاق:۱۰-۱۲)۔

اس عظیم مکان میں بندوں کو اللہ کے عدل وانصاف اور وسیع علم کا پتہ چل جائے گا۔ اہل ایمان اللہ کی وسیع رحمت، اس کے فضل وکرم اور احسان کا مشاہدہ کریں گے۔ اللہ تعالی خیر وبھلائی کرنے والوں کے ساتھ خیر وبھلائی کا معاملہ فرمائے گا اور توبہ کرنے والوں کو معافی کا انعام دے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالی مومن کو قیامت کے دن قریب کرے گا یہاں تک کہ اللہ تعالی اسے اپنے پہلو میں لے لے گا اور اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کراتے ہوئے پوچھے گا: کیا تمہیں یہ گناہ یاد ہے؟ کیا تمہیں یہ گناہ یاد ہے؟ وہ کہے گا کہ اے میرے رب! مجھے یاد ہے۔ وہ سمجھے گا کہ اب میں ہلاک ہوگیا۔ اللہ تعالی فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں اس گناہ کے معاملے میں تیری ستر پوشی کی اور آج میں اسے تیرے لیے معاف کرتا ہوں۔ پھر اسے اس کی نیکیوں کا دفتر دے دیا جائے گا۔ اور جہاں تک کافروں اور منافقوں کی بات ہے تو گواہان گواہی دیں گے:{هَؤُلاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِينَ} "یہی لوگ تھے جو اپنے پروردگار پر جھوٹ باندھتے تھے۔ دیکھو! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔" (ھود:۱۸)، (بخاری ومسلم)۔

میزان قائم کی جائے گی تاکہ بندوں کے اعمال تولے جائیں، ان پر حجت قائم ہوجائے اور ان پر اللہ کا عدل وانصاف ظاہر ہوجائے۔ ارشاد باری تعالی ہے: {وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا حَاسِبِينَ} "اور ہم قیامت کے دن ایسے ترازو رکھیں گے جو عین انصاف ہوں گے، پھر کسی شخص پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا اور اگر رائی کے ایک دانہ کے برابر عمل ہوگا تو ہم اسے لے آئیں گے اور ہم حساب لینے والے کافی ہیں۔" (الانبیاء:۴۷)۔ جس کی میزان بھاری ہوگی وہ کامیاب ہوگا اور نجات پاجائے گا اور جس کی میزان ہلکی ہوگی وہ ہلاک ہوجائے گا۔ لوگ اس وزن میں اپنے اعمال ودلوں کی درستی کے حساب سے الگ الگ اور مختلف ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بروز قیامت موٹا فربہ آدمی کو لایا جائے گا، اس کا اللہ کے ہاں ایک مچھر کے پر کے برابر وزن نہیں ہوگا۔" (بخاری ومسلم)۔

آخرت میں اللہ سبحانہ وتعالی کے عدل کا ایک مظہر یہ ہوگا کہ وہ لوگوں کو آپس میں ایک دوسرے سے انتقام دلوائے گا۔ پس جو کسی پر ظلم کیا ہوگا اس سے قیامت کے میدان میں بدلہ دلوائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تمھیں روزِ قیامت حق والوں کے حق ضرور ادا

کرنے ہوں گے حتی کہ بغیر سینگ والی بکری کو سینگ والی بکری سے بدلہ دلوایا جائے گا۔" (مسلم)۔ وہ آدمی ناکام ہو گا جس کی نیکیاں دوسروں کے لیے لے لی جائیں گی، حالانکہ وہ خود ان کا حد درجہ محتاج ہو گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جس نے اپنے بھائی کی عزت یا کسی اور شے میں حق تلفی کر رکھی ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ آج ہی اس سے بری الذمہ ہو جائے، اس سے پہلے کہ (وہ دن آئے) جب نہ دینار ہوں اور نہ درہم۔ اگر اس کی کچھ نیکیاں ہوں گی تو جتنی اس نے حق تلفی کی ہو گی، اس قدر اس کی نیکیاں لے لی جائیں گی اور اگر اس کی نیکیاں نہیں ہوں گی، تو اس کے بھائی کی برائیوں کو لے کر اس کے کھاتے میں ڈال دیا جائے گا"۔ (بخاری)۔

میدان محشر میں بہت بڑا اور وسیع حوض ہو گا، جو اللہ عزوجل ہمارے نبی ﷺ کو عطا کرے گا، اس میں جنت کے نہر کوثر سے دو پرنالے بہیں گے، اس حوض کی لمبائی اور چوڑائی ایک ایک مہینے کی مسافت کے برابر ہو گی، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہو گا، اس کی خوشبو مشک سے بڑھ کر ہو گی، اس میں پیالے آسمان کے ستاروں سے بھی زیادہ ہوں گے، جو انسان اس سے پیئے گا کبھی پیاسا نہ ہو گا اور حوض سے ایسے لوگوں کو روک دیا جائے گا جنھوں نے دین میں نئی نئی چیزیں ایجاد کی ہوں گی جن کی اجازت اللہ نے نہیں دی ہے۔

جب رب العالمین بندوں کے درمیان فیصلے سے فارغ ہو جائے گا تو لوگ میدان محشر سے جنت کی طرف یا جہنم کی طرف جانے لگیں گے۔ مومنوں اور منافقوں کو سامنے سے اور دائیں سے ان کے ایمان کے بقدر روشنی عطا کی جائے گی۔ دورخ کے اوپر پل صراط قائم کیا جائے گا۔ وہ ایک پھسلنے اور گرنے کی جگہ ہے وہاں قدم نہیں ٹھہریں گے۔ لوگ اس پر اپنے اعمال کے حساب سے گزریں گے۔ مومن اس پر سے پلک جھپکنے میں، بجلی کی سی تیزی سے، ہوا کی مانند، پرندے کی مانند اور تیز رفتار عمدہ گھوڑوں اور اونٹوں کی طرح گزر جائیں گے۔ اس پر درانتیاں، آنکڑے اور بڑے بڑے کانٹے ہوں گے جو لوگوں کو کھینچیں گے۔ ان میں سے بعض تو صحیح سلامت نجات پا جائیں گے، بعض زخمی تو ہوں گے لیکن بچ جائیں گے اور بعض جہنم میں جا گریں گے۔ اور ہمارے نبی ﷺ اس پل صراط پر کہہ رہے ہوں گے: اے اللہ! تو نجات دے، اے اللہ! تو نجات دے۔

جب اہل ایمان جہنم سے نجات پا کر پل صراط کو پار کر لیں گے تو پھر انھیں جنت اور جہنم کے درمیان ایک اور پل پر روک دیا جائے گا اور دنیا میں انھوں نے ایک دوسرے پر جو مظالم کیے تھے انھیں ان کا بدلہ دے دیا جائے گا پھر جب بالکل پاک صاف ہو جائیں گے تو جنت میں داخلے کی اجازت دی جائے گی۔

پھر ہمارے نبی ﷺ تشریف لائیں گے، ان کے لیے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا، اور آپ ہی سب سے پہلے اس میں داخل ہوں گے پھر آپ کی امت پھر باقی امتیں داخل ہوں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آؤں گا اور دروازہ

کھلواؤں گا، چوکیدار پوچھے گا: تم کون ہو؟ میں کہوں گا: محمد! وہ کہے گا: آپ ہی کے واسطے مجھے حکم ہوا تھا کہ آپ سے پہلے کسی کے لیے دروازہ نہ کھولنا۔" (مسلم)۔

مسلمانو!

قیامت آنے والی ہے، اس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ قیامت کا دن سخت مشکل، بھاری اور لمبا دن ہو گا۔ یکے بعد دیگرے پریشانی آتی جائے گی۔ اس کی ہولناکیوں سے بچوں کے بال سفید ہو جائیں گے۔ اللہ تعالی نے اپنے نبی ﷺ کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنی امت کو اس عظیم دن سے ڈرائے۔ ارشاد باری تعالی ہے: {وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الآزِفَةِ إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِينَ} "اور انہیں بہت ہی قریب آنے والی (قیامت سے) آگاہ کر دیجئے جب کہ دل حلق تک پہنچ جائیں گے، اور سب خاموش ہونگے۔" (غافر:١٨)۔ لہذا عقل مند وہ شخص ہے جس نے اس کے لیے مکمل تیاری کر لی ہے، اس کی سختیوں اور ہولناکیوں سے بچنے کے لیے تیار ہو گیا اور اللہ کی طرف پلٹ کر توبہ کر چکا۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

"میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔"

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ} "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر ایک کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل کے لئے کیا سامان کیا ہے، اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ یقینا اس سے پوری طرح باخبر ہے۔" (الحشر:١٨)۔

اللہ تعالی قرآن کریم کو میرے اور آپ سب کے لیے بابرکت بنائے۔

دوسرا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اس کے احسانات پر، اور ہر طرح کا شکر ہے اس کی توفیق اور انعامات پر، میں اللہ کی عظمتِ شان کا اعتراف کرتے ہوئے گواہی دیتا ہوں کہ اس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، بے شمار درود و سلام نازل ہوں آپ پر، آپ کی آل اور صحابۂ کرام پر۔

مسلمانو!

آخرت کے دن کے بارے میں واقفیت حاصل کرنا ہر ایک مسلمان پر واجب ہے۔ قیامت کے بارے میں جس کا علم زیادہ ہوگا اس کے ایمان میں اضافہ ہوگا۔ لوگوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر وقت اسے یاد کریں اور اس کے تقاضوں کے مطابق عمل کریں۔ انسان پر واجب ہے کہ آخرت کے بارے میں اتنا علم حاصل کرے جس سے کہ اس کا عقیدہ صحیح ہو اور قول و فعل میں درستی تک پہنچنے میں معاون و مددگار ہو۔ کامیاب وہ ہے جسے اللہ کامیاب کردے اور ناکام وہ ہے جسے اللہ نفس کے سپرد کردے۔

پھر جان لو کہ اللہ تعالی نے تمہیں اپنے نبی ﷺ پر درود و سلام پڑھنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ قرآن کریم میں ارشادِ باری تعالی ہے: {إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا} "اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔" (الاحزاب:۵۶)۔ اے اللہ! ہمارے نبی محمد ﷺ پر درود و سلام اور برکتیں نازل فرما، اے اللہ! خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان اور علی سے راضی ہو جا، جنھوں نے حق وانصاف کے ساتھ فیصلے کیے بلکہ تمام صحابۂ کرام سے راضی ہو جا، اور اپنے جود و کرم کی بارش برساتے ہوئے ان کے ساتھ ساتھ ہم سے بھی راضی ہو جا، اے سب سے زیادہ کرم کرنے والے!

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت و غلبہ عطا فرما، شرک اور مشرکوں کو ذلیل فرما، دشمنانِ دین کو تہس نہس کردے، اے اللہ! اس ملک کو اور تمام اسلامی ممالک کو امن وامان اور خوشحالی کا گہوارہ بنادے، اے اللہ! ہمارے امام اور ان کے ولی عہد کو اپنے پسندیدہ امور کی توفیق دے، نیکی و تقوی کے کاموں پر لگا دے اور ان کے ذریعے اسلام اور مسلمانوں کو فائدہ پہنچا۔ اے سارے جہانوں کے پالنہار! تو مسلمانوں کے تمام حکمرانوں کو قرآن مجید پر عمل کرنے اور تیری شریعت کو نافذ کرنے کی توفیق عطا فرما۔

{رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ} "اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی۔ اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔" (البقرہ:۲۰۱)۔ {رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ} "ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم بہت نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔" (الاعراف:۲۳)۔

اللہ کے بندو! {إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ} "اللہ تعالیٰ تمہیں عدل، احسان اور قرابت داروں کو (امداد) دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برے کام اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں اس لئے نصیحت کرتا ہے کہ تم اسے (قبول کرو) اور یاد رکھو۔" (النحل:۹۰)۔ وہ اللہ جو عظمت اور جلال والا ہے، اسے یاد کرو وہ تمہیں یاد کرے گا اور اس کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرو، وہ تمہیں اور زیادہ عطا کرے گا۔ {وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ} "بیشک اللہ کا ذکر بڑی چیز ہے، جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔" (العنکبوت:۴۵)۔